REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS-PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP —3.

جلد ۲۶ ۔ شمارہ ۱۶

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری ۔

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپیہ
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپیہ
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516.

۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۱ شہادت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ شہادت (اپریل) ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۱ اپریل ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

★ — حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق بھی مورخہ ۱۱ کی اطلاع ہے کہ "کل (۱۰-۷۷) شدید بے چینی رہی ۔ اور ضعف بھی بہت زیادہ رہا ۔" احباب حضرت سیّدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں ۔

قادیان ۱۸ شہادت (اپریل) ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

مدورائی (تامل ناڈو) میں منعقدہ

عالمی مذہبی و فلسفی کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی شرکت اور کامیاب تبلیغ

شری شنکر آچاریہ و دیگر ملکی و غیر ملکی نمائندگان سے تبادلۂ خیالات و تقسیم لٹریچر

کانفرنس میں پڑھے گئے احمدیہ مضامین کی مقبولیت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج تامل ناڈو (مدراس)

خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و کرم ہے کہ جنوبی ہند کے ہندوؤں کے مقدس مقام اور THE TEMPLE CITY OF INDIA (ہندوستان کے مندروں کا شہر) کے نام سے مشہور مدورائی (MADURAI) میں نہایت وسیع پیمانہ پر اور عالمی سطح پر مورخہ ۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۷۷ء کو منعقدہ عالمی مذہبی و فلسفی کانفرنس (WORLD CONFERENCE ON RELIGION, PHILOSOFHY & CULTURE) میں نہایت کامیابی سے تبلیغِ اسلام کرنے کی توفیق جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ۔ فالحمد للہ ۔

کانفرنس کی اہمیت

بانیانِ کانفرنس کی طرف سے مختلف زبانوں میں وسیع پیمانے پر شائع کئے گئے اشتہارات میں اس کانفرنس کے متعلق یہ بتایا گیا تھا کہ اس قسم کی عالمی کانفرنس اب سے پہلے ۸۴ سال قبل شکاگو (امریکہ) میں سوامی ویکانند کی موجودگی میں ہوئی تھی ۔ اس کے بعد دوسری کانفرنس ۱۹۶۳ء میں کلکتہ میں منعقد ہوئی ۔ اس کے بعد یہ تیسری عالمی کانفرنس اب منعقد کی جا رہی ہے ۔

ملکی و غیر ملکی نمائندگان

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے تمام صوبوں کے علاوہ یوگوسلاویہ ۔ ہوائی ۔ ہانگ کانگ ۔ سنگاپور ۔ تھائی لینڈ ۔ کوالالمپور ۔ ملیشیا ۔ نائیجیریا ۔ جرمنی ۔ لبنان ۔ جاپان ۔ شری لنکا ۔ نیپال ۔ انڈونیشیا ۔ سوئٹزرلینڈ وغیرہ غیر ممالک سے چیدہ اور ممتاز شخصیتیں تشریف لائیں ۔ ان نمائندگان میں مختلف مذاہب کے سربراہوں کے علاوہ ہندوستان اور باہر کی تمام یونیورسٹیوں کے فلسفہ اور مذہبیات کے پروفیسرز اور تعلیمی و مذہبی اداروں کے منتخبہ نمائندگان تھے ۔

جماعت احمدیہ کو دعوت

اس کانفرنس میں شرکت کرنے اور مضمون پڑھنے کی دعوت بانیانِ کانفرنس کی طرف سے جماعت احمدیہ مدراس کو موصول ہوئی ۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے اسلام کی خوبیوں اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر تعلیمات پر مشتمل ایک مضمون تیار کیا گیا ۔ اسی طرح اس کانفرنس میں شرکت کے لئے محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب ایم ایس سی ۔ پی ایچ ڈی ۔ کو بھی دعوت دی گئی ۔

چنانچہ مورخہ ۲۹ مارچ کی شام کو مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ۔ مکرم ڈاکٹر حافظ صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد مدراس سے روانہ ہو کر دوسرے دن صبح مدورائی پہنچا ۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم پی ۔ ایس ۔ اسمٰعیل صاحب میلاپالم سے اور محترم خضر محی الدین صاحب ٹریونڈرم سے یہاں پہنچے ۔

افتتاحی تقریب ۔ شاہِ نیپال کی شرکت

یہ بات یہاں قابلِ ذکر ہے کہ اس عالمی کانفرنس کے افتتاح کے لئے مہاراجہ نیپال اور مہارانی خاص طور پر مدعو تھے ۔ تامل ناڈو کے گورنر صاحب کے مشیرِ خاص (ADVISER) شری سبرامنیم کی صدارت میں منعقد ہوئی اس افتتاحی تقریب کو مہاراجہ نیپال کے علاوہ ہندوؤں کے مقدس گورو شری شنکر آچاریہ سوامی جی نے مخاطب کیا ۔

تعارف

افتتاحی تقریب کے معاً بعد ہندوستان اور غیر ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان کا تعارف کرایا گیا ۔ ان دنوں کی حاضری ۱۲ ہزار بتائی گئی تھی ۔ سٹیج میں بیٹھے ہوئے تمام نمائندگان کا تعارف سٹیج سیکرٹری سب سے پہلے شنکر آچاریہ سوامی اور پھر حاضرین جلسہ سے کرواتے رہے ۔ تمام نمائندگان خواہ ملکی ہوں یا غیر ملکی سب سوامی جی کو سجدہ کرتے رہے ۔ لیکن ہم احمدیوں نے تعارف کے وقت صرف ان کو سلام کیا ۔ یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ان سینکڑوں نمائندوں میں اسلام کی نمائندگی کرنے کا شرف صرف ہم احمدیوں کو حاصل ہوا ۔ چنانچہ تعارف کے وقت یکے بعد دیگرے ہمارے نام سنائے گئے اور سیکرٹری نے یہ کہہ کر تعارف کرایا کہ یہ احمدیہ مسلم مشن کے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی نمائندگان ہیں تو تمام حاضرین نے بہت دیر تک تالی بجا کر ہمارا خوش آمدید کہا ۔ اور اس وقت چاروں طرف سے کیمرے حرکت میں آ گئے ۔

ان تمام نمائندوں اور ہزاروں حاضرین میں اسلامی لباس میں صرف ہم احمدی نمائندگان ہی نمایاں نظر آ رہے تھے ۔

سیمینار

اس کانفرنس میں ہر روز شام کو منعقد ہونے والے عام جلسوں کے علاوہ روزانہ صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے اور شام کو ۲½ بجے تا ۵½ بجے نمائندگان کو مضامین پڑھنے کے لئے دو نشستیں بھی مقرر تھیں ۔ ان سیمیناروں میں تمام نمائندگان کے علاوہ ہزاروں منتخبہ معززین بھی شریک ہوتے رہے ۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مقبول اور کامیاب مضامین

جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ، (بقیہ دیکھئے صفحہ ۷ پر)

مالک صلاح الدین ایم ۔ اے ۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ شہادت ۱۳۵۶ ہش

آزادیٔ نسواں کا اسلامی چارٹر

جب اقارب کے حقوق و فرائض کی بحث کی جاتی ہے تو اس موقع پر موجودہ زمانہ کے روشن خیال لوگوں کی طرف سے چلائی جارہی تحریک "آزادیٔ نسواں" بھی سامنے آجاتی ہے۔ اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ ۱۹۷۵ء کے سال کو بین الاقوامی سطح پر عورتوں کے سال سے مخصوص کر دیا گیا۔

یہ روشن خیال لوگ جب بھی اس موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہیں (مرد ہوں یا طبقۂ نسواں) تو اُن کے جوش و خروش کا مرکز زیادہ تر بیویاں ہی ہوتی ہیں۔ آپ نے ان کی پُرجوش تقاریر اور تحاریک میں بہنوں۔ بیٹیوں اور ماؤں کے پہلو سے حقوق و فرائض نسواں پر اظہار کا بہت ہی کم مشاہدہ کیا ہوگا ——— آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ عورت صرف بیوی ہی کی پوزیشن نہیں رکھتی۔ بلکہ پہلے مرحلہ پر تو وہ بیٹی اور بہن ہی ہے۔ شادی کے بعد اگرچہ وہ بیوی کہلاتی ہے تاہم یہی وقت اس کے قابلِ تکریم ماں بن جانے کا بھی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ بیٹیوں، بہنوں اور ماؤں کے حقوق و فرائض پر اس قدر زور شور سنائی نہیں دیتا۔ حالانکہ عورت کی یہ دونوں حیثیتیں بھی اس کے لئے نمایاں قسم کے حقوق و فرائض کا تقاضا کرتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں تام نہاد روشن خیالی نے عورت کو "شمعِ محفل" تو بنا دیا ہے مگر افسوس کہ وہ "چراغِ خانہ" نہ بن سکی۔ حالانکہ خلقی اعتبار سے اس کے دائرۂ عمل کے لحاظ سے اس کے لئے چراغِ خانہ بن جانا اس کی پوزیشن کو چار چاند لگا دینے والا ہے۔

آزادیٔ نسواں کے تمام تر ہنگامہ کے باوجود کبھی آپ نے حقوقِ نسواں کے تحفظ کے سلسلہ میں نہیں سُنا ہوگا کہ کسی پُرجوش مقرر نے یا حقیقت پسند مصنّف نے یہ بتایا ہو کہ بہن اگر بڑی ہے تو اُسے آپ کے ادب اور تعظیم کی اور اگر چھوٹی ہے تو اُسے آپ کی شفقت و دلدہی کا حق حاصل ہے۔ باپ کی جائیداد سے تنہا نرینہ اولاد کا نہیں اُس لاڈلی کا بھی حق ہے جو بیٹوں کی بہن ہے۔ اور باپ کی دخترِ نیک اختر۔ اسی طرح آپ نے اُن شعلہ بیان مقرروں اور انشا پردازوں کو اُن حقوق پر زور دیتے نہ سُنا ہوگا جو ماں کی اطاعت کا اولاد پر حق ہونے کے ناطے واجب ہوتے ہیں یا اس کی خدمت گزاری سے جنّت کا وارث بنا دیتے اور ماں کے قدموں کے پاس جنّت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مگر کوئی مبالغہ کی بات نہیں بلکہ حقیقت کا اظہار ہے کہ عورت کی ہر حیثیت میں خواہ وہ بیٹی ہے یا بہن۔ بیوی ہے یا ماں۔ اس کے جملہ حقوق کی تصریح کے ساتھ ان کا واجبی تحفظ بھی اگر کسی نے کیا ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔

یہ جو ہم نے ابھی کہا کہ عورت کا "شمعِ محفل" کی نسبت "چراغِ خانہ" بننا اس کے اس مقام اور مرتبہ کے لئے زیادہ قابلِ صد افتخار اور معاشرہ میں اس کے لئے باعثِ عزّت و تکریم ہی نہیں بلکہ معاشرے کو صحیح سمت میں ڈالنے کے لئے وہ ایک اہم پارٹ ادا کر سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں سورت احزاب کی حسبِ ذیل آیاتِ کریمہ پر ہمیشہ نظر رہنی چاہیئے اور اس پر دل و جان سے عمل پیرا رہنے کی سعی کی جانی چاہیئے۔ اگرچہ ابتداء میں ان آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو خطاب ہے اور بعد میں دیگر تمام مسلم خواتین کی صفاتِ حسنہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے حقوق و فرائض پر بڑی جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ تاہم ان سب مقامات پر سبھی مومن خواتین مخاطب ہیں۔ ان جملہ ہدایات پر سبھی کو عمل کرنے کی تاکید ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(احزاب آیت نمبر ۳۳ تا ۳۷ پ ۲۲ شروع)

(ترجمہ) "اے نبی کی بیویو! اگر تم اپنے مقام کو سمجھو تو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو (یہی یا مسلم خواتین بھی اگر سمجھ لیں کہ وہ عام دیگر عورتوں کی طرح نہیں بلکہ اُن کو دینِ اسلام کی نعمت سے ایک گونہ امتیاز حاصل ہو چکا ہے تو وہ بھی اپنی پوزیشن کو اور زیادہ اونچا کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور ان باتوں پر بھی عمل کریں اور ان سے دینی اور دُنیوی فوائد حاصل کریں)۔ پس (بےباکی یا ناز و نخرے کے ساتھ) بات نہ کیا کرو تا ایسا نہ ہو کہ جس کے دِل میں مرض ہے وہ تمہارے متعلق کوئی بد ارادہ کرے اور ہمیشہ لوگوں کو نیک بات کہا کرو۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہا کرو۔ (اِدھر اُدھر بلا وجہ گھومنے پھرنے کی بجائے) اور پرانے زمانے کی جاہلیت کے طریقوں کی طرح اپنی زینت غیر لوگوں پر ظاہر نہ کیا کرو۔ (جس طرح گویا وہ اپنی زینت کا مظاہرہ کرکے ہر دوسرے مرد کو دعوتِ نظارہ دیتی ہیں۔ یہ نہ شرافت ہے نہ نجابت بلکہ اوچھے پن کی علامت) اور نماز کو باشرائط ادا کیا کرو۔ اور زکوٰۃ دیا کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو۔ اے اہلِ بیت اللہ تم میں سے ہر قسم کی گندگی دُور کرنا اور تم کو کامل طور پر پاک کرنا چاہتا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے گھر میں اللہ کی آیتوں اور حکمت کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے اُس کو یاد رکھو۔ اللہ بہت مہربان اور خبر رکھنے والا ہے۔

یقیناً کامل مُسلمان مرد اور کامل مسلمان عورتیں اور کامل مومن مرد اور کامل مومن عورتیں اور کامل فرمانبردار مرد اور کامل فرمانبردار عورتیں۔ اور کامل راست گو مرد اور کامل راست گو عورتیں۔ اور کامل صبر کرنے والے مرد اور کامل صبر کرنے والی عورتیں۔ اور کامل عجز دکھانے والے مرد اور کامل عجز دکھانے والی عورتیں اور کامل صدقہ کرنے والے مرد اور کامل صدقہ کرنے والی عورتیں۔ اور کامل روزہ گزار مرد اور کامل روزہ گزار عورتیں اور پوری طرح اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور پوری طرح اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لئے اللہ نے بخشش کا سامان اور بڑا انعام تیار کر رکھا ہے۔

اور کسی مومن مرد یا مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ دیں تو وہ پھر بھی اپنے معاملہ کا اپنی مرضی سے فیصلہ کریں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ کھُلی کھُلی گمراہی میں پڑ جاتا ہے ———"

——— دیکھا آپ نے! یہی وہ واجبی حقوق ہیں جو اسلام عورتوں کو دیتا ہے اور اُن کا تحفظ فرماتا ہے۔ اور یہ ہے آزادیٔ نسواں کا چارٹر جس میں عورتوں کو مردوں سے کسی صورت میں فروتر نہ سمجھا گیا نہ قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ ان کو مردوں کے مساوی مرتبہ دیا گیا ہے۔ اب اِن صفاتِ حسنہ اور اخلاقِ فاضلہ اور دینی ہدایات کی بجا آوری میں مردوں اور عورتوں کی گویا مسابقت ہے۔ جو بھی جس قدر زیادہ خلوص، محبت اور فدائیت دکھا کر آگے بڑھ جائے وہ خدا کا بھی زیادہ محبوب ہے اور معاشرہ میں بھی عزّت و تکریم کا زیادہ حق دار ———!!

درخواستِ دُعا

میرے بھانجے سید رضوان احمد منور کے امتحان ایف ایس سی اپریل میں ہونے والے ہیں۔ ہمارا یہ بھانجا شہلا سُہیل (اہلیہ سید سہیل احمد سی۔ ایس۔ پی۔ اسلام آباد پاکستان) کا لڑکا ہے۔ اس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر ہی اس کا داخلہ میڈیکل کالج میں ہو سکے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس امتحان میں انہیں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور ان کا داخلہ پاکستان کے کسی اچھے میڈیکل کالج میں ہو جائے۔ اور ان کو کامیاب ڈاکٹر بنائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسارہ:- عذرا شمیم۔ آرہ۔ بہار۔

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت کا نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے روح پرور، بصیرت افروز افتتاحی اور اختتامی خطاب

اسلام کے حق میں دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرو!

صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ میزانیوں پر غور اور اہم سفارشات!!

ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت مورخہ یکم و ۲ و ۳ اپریل کو ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ پہلے روز نماز جمعہ سے فراغت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پہلے اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا اور پھر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چار بجے سہ پہر "ایوان محمود" میں تشریف لائے۔ ملک کے اطراف و جوانب سے تشریف لانے والے احمدی جماعتوں کے نمائندگان کرام نے کھڑے ہوکر حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے سورۃ الشوریٰ کا چوتھا رکوع تلاوت فرمایا جس کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے مجلس شوریٰ میں پیش ہونے والی ایجنڈا کے قواعد اور طریق کار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جماعتوں کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ ان قواعد اور طریق کار کو احباب جماعت پر اچھی طرح واضح کرتے رہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا اس وقت ہماری جماعت اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم موڑ میں سے گذر رہی ہے۔ ساری دنیا کو مسلمان بنانے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو فریضہ اس کے سپرد کیا گیا ہے وہ اب نمایاں ہوکر سامنے آگیا ہے۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے اخلاص اور ان کی قربانیوں میں جو وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہم لوگ جو کہ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اپنی بدلتی ہوئی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور نے فرمایا اسلام کی بدولت دنیا میں پہلی بار زبردست روحانی انقلاب اور پھر مسلسل آگے کی طرف بڑھنے کا ایک حسین امتزاج ہمیں نظر آتا ہے۔ اس کا تسلسل آج مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر قائم کیا گیا ہے۔ دنیا میں اسلام کے حق میں بڑی واضح تبدیلی نظر آرہی ہے۔ مگر یہ تبدیلی تقاضا کرتی ہے کہ ہم دنیا کے موجودہ مسائل کو حل کرنے اور اس کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرنے کے لئے اس کی صحیح راہنمائی کریں اور اس کے سامنے اسلام کی وہ حسین تعلیم پیش کریں جو قرآن کریم کی روشنی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ضرورت قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی وسیع اشاعت کی ہے۔ تاکہ دنیا اپنے موجودہ مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں صحیح راہنمائی حاصل کرسکے۔

حضور نے فرمایا بیرونی ممالک کی جماعتوں کی ترقی اور ان کی بڑھتی ہوئی قربانیوں کے پیش نظر ہمیں بھی اب اپنی قربانیوں اور جدوجہد کی شکل کو بدلنا چاہیئے۔ جس ملک کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا مرکز بنایا ہے اس میں رہنے والے احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ بیرونی جماعتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ ہمارا مرکز عمل کا، نمونے کا، پیار کا اور خیرخواہی کا مرکز ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے غلبہ کی جو بشارت دی ہے اس نے تو بہرحال پورا ہونا ہے۔ مگر ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ اس بشارت کے پورا ہونے میں ہمارا بھی حصہ ہو۔ خدا کے کام تو بہرحال ہوکر رہیں گے۔ مگر جو کام اس نے ہمارے سپرد کئے ہیں وہ بہرحال ہمیں نے کرنے ہیں۔ اس لئے اپنے دامن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھرنے کی کوشش کرو اور دعاؤں اور قربانیوں کے ذریعہ مسلسل جدوجہد کرتے چلے جاؤ۔ تاکہ جلد از جلد ایک دفعہ پھر دنیا میں وہ عظیم انقلاب بپا ہو جائے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور اسلامی تعلیم کے مطابق اخوت، محبت، پیار، ہمدردی، بھلائی اور خیرخواہی پر مشتمل روحانی انقلاب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مجلس مشاورت کے اہم اور ضروری کوائف

جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۷۷ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کو منعقد ہوئی۔ تین دنوں میں اس کے چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں غلبۂ اسلام کی اس عظیم مہم کو جو اس زمانہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری کی گئی ہے کامیاب بنانے کے لئے جماعت احمدیہ کی تین مرکزی تنظیموں یعنی صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے آئندہ سال کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر غور کیا گیا اور پھر خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں انہیں منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔ ان کے علاوہ دیگر متعدد اہم تجاویز بھی زیر غور آئیں جن کا تعلق نظارت مقبرہ بہشتی، نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف اور نظارت تعلیم سے تھا۔ نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کے دوران انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت قیمتی اور زریں نصائح اور ہدایات سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چاروں اجلاسوں میں بنفس نفیس تشریف لاکر مجلس مشاورت میں رونق افروز رہے اور نمائندگان کی راہنمائی فرماتے رہے۔

حسب سابق امسال بھی پاکستان کے ہر حصے اور علاقے سے احمدی جماعتوں کے نمائندگان اس مبارک مجلس میں شامل ہونے کے لئے اپنے مرکز میں تشریف لائے ان کے علاوہ مختلف مقامات سے دیگر احمدی احباب بھی بکثرت بطور مہمان تشریف لائے گو انہیں رائے دینے کا حق حاصل نہ تھا تاہم بطور زائر وہ مجلس کی کارروائی کو سننے اور اس سے مستفیض ہوتے رہے۔ اس دفعہ مجلس مشاورت میں شامل ہونے والے نمائندگان کی کل تعداد ۵۴۹ رہی جبکہ دیگر مہمانوں کی تعداد کم و بیش آٹھ صد تھی۔ ربوہ کے جو مقامی احباب بطور زائر کارروائی سنتے رہے ان کی تعداد ۵۷۰ رہی۔ خواتین کے لئے ایوان محمود کی گیلری میں برعایت پردہ انتظام کیا گیا تھا چنانچہ وہ بھی تینوں دن التزام کے ساتھ بکثرت تشریف لاکر کارروائی کو سنتی رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد مشاورت کے چاروں اجلاسوں میں مندرجہ ذیل اصحاب کو حضور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

(۱) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور۔

(۲) محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی

(۳) محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

(۴) محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۲ اپریل بروز ہفتہ کی شب کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جملہ نمائندگان کرام اور دیگر متعدد مہمانوں کے اعزاز میں دار الضیافت میں وسیع پیمانہ پر ایک دعوت طعام دی گئی۔ جس کا اہتمام محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت نے فرمایا۔ اس

خصوصی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور اپنے خدام کے ہمراہ تناول فرمایا۔ حضور نے دعوت کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی۔

دعوت کے بعد احباب کی خواہش کے پیشِ نظر محترم شبیر احمد صاحب (وکیل المال اوّل) نے سلائیڈز کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گذشتہ تبلیغی سفر یورپ و امریکہ کی تصاویر دکھانے کا اہتمام کیا جس سے جماعت احمدیہ کی اس تبلیغی مساعی کی عکاسی ہوتی تھی جو وہ دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کر رہی ہے۔ یہ تصاویر زیادہ تر حضور ایدہ اللہ کے دورہ امریکہ کی مختلف تقاریب اور مسجد ناصر گوٹن برگ کی افتتاحی تقریب کے ایمان افروز مناظر پر مشتمل تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

مجلس مشاورت کی کارروائی کے دوران وقتاً فوقتاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام کو نہایت ضروری، اہم اور قیمتی نصائح اور ارشادات سے نوازتے رہے جن کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

افتتاحی اجلاس میں حضور نے بتایا کہ اس وقت ہماری جماعت اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم موڑ میں سے گزر رہی ہے۔ ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو فریضہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ اب نمایاں ہو کر سامنے آگیا ہے کیونکہ دنیا میں اسلام کے حق میں بڑی اہم تبدیلی واقع ہو رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں ہماری جماعت اپنی تعداد اور اخلاص اور قربانیوں میں خدا کے فضل و کرم سے بسرعت ترقی کر رہی ہے۔ اس ترقی اور پھیلاؤ کی وجہ سے پاکستان کے احمدیوں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مرکزی حیثیت عطا کی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر معاملہ میں بیرونی جماعتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ ہمارا مرکز عمل کا، قربانی کا، دنیا کی خیر خواہی اور بھلائی کا مرکز ہونا چاہیئے۔ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اخوت، محبت، پیار، ہمدردی، خیر خواہی اور بھلائی پر مشتمل روحانی انقلاب بپا کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں، قربانیوں اور جدوجہد کے ذریعہ اپنی جھولیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں سے بھرنے کی کوشش کریں۔

۲ر اپریل کو منعقدہ پہلے اجلاس میں بجٹ پر غور کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

ہمارا بجٹ دراصل وہ مخلص دل ہیں جو مومنوں کے سینوں میں دھڑکتے ہیں انہی کے جذبہ اخلاص کے نتیجہ میں ہماری مالی قربانیاں اڑھائی سو گنا بڑھ چکی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ جماعت کا جو تھوڑا سا حصہ اس سلسلے میں کمزوری دکھاتا ہے اسے باقی حصہ جماعت زیادہ قربانیاں کر کے ڈھانپ لیتا ہے ہماری جماعت کے حسنِ عمل ہی کی یہ برکت ہے کہ میں نے افریقہ کی سرزمین میں ۱۶ طبّی مراکز اور ۱۶ ہائر سیکنڈری سکول قائم کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔ طبّی مراکز میں سے اکثر ہسپتالوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ ان کی اپنی مستقل عمارتیں بن چکی ہیں۔ جو فرنیچر اور دیگر تمام ضروری سامانوں سے آراستہ ہیں۔ آؤٹ ڈور مریضوں کے لئے کمروں کے علاوہ اِن ڈور مریضوں کے لئے بستروں کا بھی انتظام موجود ہے۔ ان پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی آیا ہے۔ جماعت کا ہر مخلص دل اس یقین سے پُر ہے کہ وہ خدا کی راہ میں جو قربانی پیش کرے گا وہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر بہت برکت کا موجب ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ الحمد للہ

۳ر اپریل کے اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف تجاویز کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا درحقیقت اسلام کا پیدا کردہ روحانی انقلاب ایک بے نظیر انقلاب ہے جس کے ذریعہ وحشی انسانوں کو پہلے انسان پھر با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنا دیا گیا۔ اسلامی انقلاب ارتقاء کے گھوڑے پر سوار ہو کر محبت اور پیار کے ساتھ قلوب کو جیت کر دنیا پر غالب آتا ہے۔ اسی انقلاب کا دوسرا جلوہ مہدی موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ غلبہ اسلام کے رنگ میں ظاہر ہونا مقدر ہے جیسا کہ لیظہرہ علی الدین کلّہ (الصف) میں وعدہ دیا گیا تھا۔ اس زمانہ میں ظاہر ہونے والا یہ انقلاب بھی درحقیقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی پیدا فرمودہ انقلاب ہے اس انقلاب کو پوری طرح بروئے کار لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اخلاقی، علمی اور روحانی معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔

حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے ہونہار اور ذہین بچے جامعہ احمدیہ میں داخل کرانے کے لئے بھجوائیں تاکہ وہ فریضہ تبلیغ اسلام کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ وقفِ جدید کے زیر اہتمام رضاکار معلمین تیار کرنے کی جو تحریک جاری ہے اس کی طرف بھی حضور نے توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس وقت تک بہت کم دوستوں نے اس میں حصہ لیا ہے حالانکہ اس سلسلہ میں سال میں جو چار کلاسیں مرکز میں (تین تین ماہ کے لئے) لگتی ہیں ان میں دوران سال ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور آنا چاہیئے تاکہ وہ یہاں دینی علم حاصل کر کے پھر واپس اپنی جماعت میں جا کر اس کی تربیتی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔

بصیرت افروز اختتامی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز اختتامی خطاب میں فرمایا کہ اس وقت جو خاص بات میں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو قرآن مجید کی اصطلاح کے مطابق القوی الامین بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام کے نزدیک القوی الامین وہ شخص ہے جو اپنی جملہ اخلاقی، روحانی، ذہنی اور جسمانی قوتوں کی پوری طاقت کے ساتھ حفاظت کرے اور پھر پوری طرح انہیں ترقی دے نیز اور ان کی نشوونما کرنے کی کوشش کرے۔ کوئی شخص صحیح معنوں میں القوی ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ الامین نہ ہو یعنی وہ پوری دیانتداری کے ساتھ اپنی استعدادوں کی حفاظت کرے اور انہیں بڑھانے کی کوشش کرے۔ قومیں صرف دیانتداری کے بلند معیار کو قائم رکھ کر ہی ترقی کر سکتی ہیں۔ یورپ کی جن اقوام نے بھی مادی ترقی کی ہے اس کی وجہ بھی یہ ہے کہ وہاں بُرے لوگوں کے ساتھ ساتھ آج بھی لاکھوں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اپنی قوتوں کو ضائع ہونے سے بچایا اور پوری دیانت کے ساتھ قومی ترقی کے لئے محنت کی۔

حضور نے فرمایا دنیا کی آئندہ اخلاقی اور روحانی ترقی کے سلسلے میں ہماری جماعت تو ریڑھ کی ہڈی کی سی اہمیت رکھتی ہے۔ ہمیں خدا نے نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس اہم ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جو القوی الامین نہ ہو۔

حضور نے فرمایا القوی الامین بننے کا بہترین اور کامل ترین نمونہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن میں تمام انسانی کمالات اور استعدادوں کی حفاظت اور کامل نشوونما اپنی انتہائی شان کے ساتھ نظر آتی ہے۔ اس لئے ہمیں کسی اور کی طرف دیکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ہمارے لئے بہترین نمونہ اور اسوہ آپؐ ہی کی ذات گرامی ہے ہمیں آپؐ ہی کے نمونہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے فرمایا اب ہماری مجلس مشاورت کی کارروائی خدا کے فضل سے ختم ہوتی ہے۔ اب ہم اجتماعی دعا کریں گے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو اپنی امان میں رکھے۔ آپ کے اموال میں برکت دے۔ آپ کے نفوس میں برکت دے۔ آپ کے بچوں میں برکت دے۔ اور انہیں ذہین بنائے اور ان کی جملہ استعدادوں کی پوری طرح نشوونما کرنے کی آپ کو توفیق بخشے اور آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کر دے کہ آپ دنیا کے راہبر بن جائیں اور غلبۂ اسلام کے جو وعدے اس نے اس زمانہ میں مہدی موعود کے ساتھ کئے ہیں وہ جلد تر پورے ہو جائیں تاکہ دنیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حقیقی اطمینان و سکینت حاصل کر سکے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے لمبی اجتماعی دعا کرائی جو کہ سوز و گداز اور تضرع و ابتہال کی ایک غیر معمولی کیفیت اپنے اندر رکھتی تھی۔ اس اجتماعی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں بابرکت مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سلیمہ شہناز میٹرک کا امتحان دے رہی ہے اس میں نمایاں کامیابی کے لئے نیز خاکسار کی صحت اور بینائی میں کامل اضافے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: منظور احمد مبلغ سلسلہ۔ حال قادیان۔

۲۔ خاکسارہ کو گذشتہ ایک ماہ سے بائیں بازو میں شدید درد شروع ہو گئی ہے نیز میری دائیں آنکھ کی بینائی بھی ختم ہو گئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ میرے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں سب کے روشن مستقبل اور نیک و خادمِ دین بننے کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ:
اہلیہ سید منظور احمد صاحب مرحوم محاسب ضلع محبوب نگر۔

کفنِ مسیح علیہ السلام کے متعلق ایک جدید سائنسی تحقیق

کفن کے مستند اور اصلی ہونے کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا گیا

از محترم جناب مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصدِ بعثت میں سے ایک نہایت عظیم الشان مقصد کسرِ صلیب ہے جس کی نشان دہی ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادِ گرامی میں فرمائی ہے۔ کسرِ صلیب کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ عیسائی مذہب کا رد ایسے مضبوط اور مسکت دلائل سے کیا جائے کہ یہ مذہب دلیل و برہان کے میدان میں مقابلہ سے عاجز آجائے اور یوں رفتہ رفتہ صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جائے۔ عیسائی مذہب کی بنیاد چونکہ اس امر پر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دنیا بھر کے گناہگاروں کے کفارہ کے طور پر صلیب پر فوت ہوئے ہیں اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عظیم الشان مقصدِ بعثت کی تکمیل کی خاطر اس بنیادی عقیدہ کے رد میں دلائل و براہین اس قدر کثرت سے مہیا فرمائے کہ نہ صرف آپؑ کے زمانہ میں عیسائی حضرات ان کے حقیقی جواب سے عاجز آگئے بلکہ آج بھی یہی مسکت دلائل دنیا کے کونہ کونہ میں عیسائی منادوں کو ساکت اور لاجواب کئے ہوئے ہیں۔ اور بے شمار سعید فطرت عیسائی ایسے ہیں کہ جب ان دلائل کی برکت سے ان پر عیسائیت کی اصلیت واضح ہوگئی تو وہ اس مذہب کو خیرباد کہہ کر سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر اسلام کے دامن سے وابستہ ہوگئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احیاءِ دین اور غلبۂ اسلام کی جس عالمگیر مہم کا آغاز ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ کی یہی تقدیر ہے کہ اس مبارک و مسعود سلسلہ کے ذریعہ دنیا بھر میں اسلام کو ایک پائیدار غلبہ حاصل ہو اور انشاء اللہ خدا تعالےٰ کی یہ تقدیر اپنے وقت پر پوری ہو کر رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بار دنیا کے سامنے یہ نظریہ پیش فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا تو گیا تھا لیکن وہ حقیقت میں صلیب پر ہرگز ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ اس عظیم الشان انکشاف نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا کیونکہ مسیحؑ کی صلیبی موت ہی تو عیسائیت کی بنیاد ہے اور اس کے ثابت نہ ہونے سے عیسائیت کا سارا مذہب ہی بے بنیاد ہو کر رہ جاتا ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اس عظیم انکشاف کے اثبات کے لئے خداداد دلائل و براہین کو اپنی تالیفات میں بار بار بیان فرمایا۔ قرآن مجید، بائیبل، کتب تاریخ سے بے شمار دلائل کے علاوہ عقلی اور نقلی دلائل بھی بڑی کثرت سے بیان فرمائے۔ اس طرح آپؑ نے ساری دنیا پر اور خاص طور پر عیسائیوں پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں کر دی کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

انہی دلائل کے ضمن میں ایک موقع پر آپؑ نے تحریر فرمایا کہ میں نے صلیبی موت کے اس عقیدہ کا باطل ہونا۔ دلائل سے ثابت کر دیا ہے لیکن اس عقیدہ کے رد میں اور بھی دلائل ہیں جن میں سے کچھ میری زندگی میں ظاہر ہوں گے اور کچھ میرے بعد۔ چنانچہ ایسے دلائل میں سے ایک عظیم الشان دلیل جو دورِ حاضر کے انسانوں کی دلچسپی کا باعث بن رہی ہے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مقدس کفن ہے۔ جس میں آپ کو حادثہ صلیب کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اس کفن کی دریافت نے سائنس کے اس ترقی یافتہ دور میں یہ نہایت عجیب انکشاف کیا ہے کہ اس کفن پر جو بظاہر ایک کپڑا ہے لیکن اس پر بعض مصالحہ جات اور کیمیائی عملوں کی وجہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے سارے جسم کی ایک تصویر بہت واضح طور پر نظر آتی ہے۔ جسم کی حرارت سے کیمیائی عمل کا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام زندہ تھے۔

اس کفن کے بارہ میں حال ہی میں ایک جدید سائنسی تحقیق ہوئی ہے جس نے اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ یہ قدیمی کفن واقعی اصلی اور مستند ہے اور بعد کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ اس تحقیق نے نہ صرف کفنِ مسیحؑ کی اہمیت کو بڑھا دیا ہے بلکہ صلیبی موت کے رد میں اس سے مستنبط ہونے والی دلیل کو بھی بہت وزنی اور رفیع بنا دیا ہے۔

اس نئی تحقیق کی تفاصیل کے لئے جاپان کے ایک مؤقر انگریزی اخبار میں شائع ہونے والی تفصیل کا مکمل ترجمہ پیش خدمت ہے:-

کفنِ مسیحؑ کے متعلق نئی تحقیق

تھال ول (سوئٹزرلینڈ) (بحوالہ کیوڈو اور رائٹر نیوز ایجنسی) - سوئٹزرلینڈ کے ایک سائنس دان کا کہنا ہے کہ وہ اس کفن کے متعلق جس کی اس وجہ سے بہت تعظیم کی جاتی ہے کہ یہ وہ کپڑا ہے جس میں حادثہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کے جسم کو لپیٹا گیا۔ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اس میں ان پودوں کے (POLLEN) زرد رنگ کے تخمی اجزاء (اب بھی) موجود ہیں جو اس زمانہ میں فلسطین کے علاقہ میں پائے جاتے تھے۔ آج کل کے اخبارات کی ان اطلاعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ اس نے ٹورین (اٹلی) میں موجود مقدس کفن کے مستند ہونے کو ثابت کر دیا ہے۔ زیورچ یونیورسٹی کے پروفیسر میکس فریل (MAXFREL) نے کہا کہ وہ صرف یہ ثابت کر سکتا ہے کہ یہ کفن (حادثہ صلیب کے) بہت بعد کے زمانہ کا بنایا ہوا ہرگز نہیں ہے۔ ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یہ کفن ہرگز مصنوعی نہیں ہو سکتا یعنی یہ نہیں کہ بعد کے زمانہ یا قرونِ وسطیٰ میں بنا لیا گیا ہو کیونکہ کسی شخص کو ایسا کرتے وقت اس بات کا خیال تک نہیں آسکتا تھا کہ وہ اس پر پودوں کے ایسے تخمی اجزاء کو بھی ڈالے جو فلسطین کے علاقہ کے ہوں اور اس زمانہ کے ہوں۔ جبکہ صلیب کا یہ حادثہ پیش آیا تاہم میں یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ کفن معین طور پر اتنا ہی پرانا ہے جس قدر یہ تخمی اجزاء۔ ممکن ہے کہ کفن پہلے کا بنا ہوا ہو۔ آپ نے مزید کہا کہ یہ بات میری تحقیقات میں شامل نہیں تھی کہ میں یہ ثابت کروں کہ واقعی حضرت مسیحؑ کے جسم کو اس کفن میں لپیٹا گیا تھا۔ اپنی تحقیقات کے نتیجہ میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس کفن پر موجود پودوں کے تخمی اجزاء ان پودوں کے ہیں جو اس زمانہ میں جغرافیائی لحاظ سے شرقِ اوسط ہی میں پائے جاتے تھے۔ پروفیسر موصوف نے پودوں کے ان تخمی اجزاء کی عمر کا اندازہ بحیرہ گلیل کی تہہ میں بیٹھ جانے والے ذرات کے نمونہ جات سے موازنہ کے بعد لگایا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ اس کفن پر موجود پودوں کے تخمی اجزاء صحرائی پودوں کے ہیں اور اسی قسم کے پودوں کے تخمی اجزاء بحیرہ گلیل کی تہہ میں ان ذرات سے بننے والی تہہ دار چٹانوں میں آج بھی ایسے مقام پر موجود ہیں جو دو ہزار سال پرانا ہے۔ ۶۳ سالہ پروفیسر موصوف نے پودوں کے تخمی اجزاء کی تحقیق کے جدید طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دو سال تک تحقیقات کرنے کے بعد ان امور کا انکشاف کیا ہے۔

یہ کفن، جو خون کے دھبوں والا ایک زردی پذیر کھلا کپڑا ہے عام طور پر ٹورین کے عیسائی معبد (TURINCATHEDRAL) میں ایک نقرئی صندوق میں بند کر کے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس پر خون کے دھبے ہیں اور کچھ نشانات ہیں جن کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت مسیحؑ کے جسم کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ لاکھوں انسان اس کفن کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

پروفیسر فریل نے اس کفن کے کپڑے کے کچھ نمونے اس وقت حاصل کئے تھے جبکہ دو سال قبل ٹیلیویژن کے ایک پروگرام کے لئے اس کفن کی نمائش کی گئی تھی۔ ان نمونہ جات سے یہ پتہ لگا ہے کہ قریباً دو ہزار سال قبل یہ کفن فلسطین میں تھا اور بعد ازاں قسطنطنیہ، فرانس اور اٹلی لے جایا گیا جب یہ کفن ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا تو اس موقع پر پوپ پال نے سب لوگوں سے خواہ وہ (عیسائیت کو) مانتے ہوں یا نہ مانتے ہوں۔ یہ کہا تھا کہ انہیں جاننا چاہیئے کہ اس (یعنی حضرت مسیحؑ) کے چہرہ میں ایک حیران کن غیر معمولی کشش ہے۔

سوئٹزرلینڈ کا یہ سائنس دان عیسائی حکام سے تخمی اجزاء کے چند نمونے جمع کرنے کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور یہ ان معدودے چند مواقع میں سے ایک سنہری موقع تھا جبکہ سائنس دانوں کو کفن کے اس کپڑے پر تجربات کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔ اس کپڑے کے بارہ میں یہ شہرت ہے کہ یہ واقعی وہی کفن ہے جس میں حضرت مسیحؑ کو تختۂ دار سے اتار

سے جانے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اس کپڑے پر خون کے ان غیر معمولی بیشمار نشانات کی وجہ سے ہے جو ایک انسان کے جسم کا پورا نقشہ ظاہر کرتے ہیں۔ یہ نشانات جن کے بارہ میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حفاظت (یا علاج) کی غرض سے استعمال کئے جانے والے تیل، مصالحہ جات اور انسانی خون کے اس کپڑے میں جذب ہوجانے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جسم کی قد آدم تصویر پیش کرتے ہیں جس میں دونوں ہاتھ سامنے باندھے ہوئے ہیں دونوں ہاتھ پر کچھ نشانات نظر آتے ہیں جو بظاہر اس قسم کے زخموں کی وجہ سے ہیں جو کہ صلیب پر لٹکائے جانے کے وقت ہاتھوں میں کیل گاڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس کفن کا جسے رومن کیتھولک چرچ نے ایک لمبے عرصہ سے مقدس اور تعظیم کے لائق قرار دیا ہوا ہے۔ سب سے زیادہ محیر العقول حصہ چہرہ کی شبیہ والا حصہ ہے۔ ۱۸۹۸ء میں ٹورین (اٹلی) کے ایک فوٹوگرافر نے پہلی بار یہ بات معلوم کی کہ اس کپڑے پر موجود نشانات میں وہی خصوصیات موجود ہیں جو تصویر کشی میں استعمال ہونے والے NEGATIVE یعنی منفی عکس میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس کفن کی تصویر بناتے وقت اس نے جو NEGATIVE تیار کیا اس میں اسے ایک انسان کے چہرہ اور جسم کی اصلی اور صاف تصویر دکھائی دی۔ اس کفن میں نظر آنے والے چہرہ اور حضرت مسیحؑ کی روایتی تصاویر میں حیران کن مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کفن میں ایک باریش لمبے ستواں ناک، بند آنکھوں اور لمبے گھنگھریالے بالوں والے شخص کا چہرہ دکھائی دیتا ہے۔

کیا یہ واقعی حضرت مسیحؑ ہی کے چہرہ کا عکس ہے؟ یہ بات کبھی ثابت نہیں کی جاسکتی لیکن پروفیسر فرتیل کے ان جدید انکشافات پر (مرکز عیسائیت) روم میں پہلا ردِ عمل یہ ہے کہ ان انکشافات نے اس بات کا امکان بڑھا دیا ہے کہ یہ کفن حقیقی اور مستند ہو۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کپڑے پر بعض نسبتاً غیر واضح نشانات اس امر کا ثبوت مہیا کرتے ہیں کہ اس شخص کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا گیا تھا۔ جس کا رومیوں کے زمانہ میں صلیب دیئے جانے کے وقت عام طور پر رواج نہیں تھا۔ مزید برآں جسم کے پہلو میں ایک زخم کا نشان بھی ثابت ہوتا ہے جہاں پر حضرت مسیحؑ کی صلیبی موت سے متعلق بائیبل کے بیانات کے مطابق، ایک رومی سپاہی نے نیزہ چبھویا تھا۔

رومن کیتھولک چرچ کو اس کفن کے مستند ہونے کے بارہ میں کوئی واضح بیان اور موقف جاری کرنے میں ہمیشہ تذبذب رہا ہے۔ چرچ کے متعدد سربراہوں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یہ کفن مقدس اور حد درجہ تعظیم کے لائق ہے۔ نیز اس کفن کی حفاظت (STATE OF PRESERVATION) کے بارہ میں باقاعدہ سرکاری تحقیقات کرنے کے لئے ایک سائنسی کمیشن بھی مقرر کیا جاچکا ہے۔ اس کمیشن کے نائب صدر JOSE COTTINO نے پروفیسر فریلی کی تحقیقات پر بہت محتاط ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نجی طور پر کی جانے والی تحقیق ہے اور (کوئی قطعی رائے قائم کرنے سے قبل) ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ اس ساری تحقیق کو پڑھنے کے بعد دیگر تحقیقات سے اس کا موازنہ کرسکیں۔

دریں اثناء یہ مقدس کفن لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہے۔ ۱۹۳۳ء میں اس کی باقاعدہ نمائش کی گئی تھی جب کہ اسے دیکھنے کے لئے دس لاکھ سے زیادہ افراد ٹورین (اٹلی) میں جمع ہوئے تھے اس وقت سے لے کر اب تک (سوائے ۱۹۷۳ء کے جب کہ یہ تھوڑے سے وقت کے لئے ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا تھا) پھر اس کی نمائش نہیں کی گئی۔"

(جاپان ٹائمز - ٹوکیو)

(۲۰ اپریل ۱۹۷۶ء)

(منقول از الفرقان ربوہ ماہ ستمبر ۱۹۷۶ء)

درخواست دعا

محترم محمد نعمت اللہ صاحب غوری (نائب امیر جماعت یادگیری) کی دختر محترمہ سہیلہ طیبہ صاحبہ بی۔ اے سیکنڈ ایئر کا اور فرزند عزیز محمد اسد اللہ صاحب غوری میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی اعلیٰ اور بابرکت کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین انچارج وقف جدید قادیان۔

جماعت احمدیہ کیبرا میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲/۲ کو جماعت احمدیہ کیبرہ میں ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں نو تقاریر ہوئیں اور اڑھائی صد کے قریب اپنے اور غیر از جماعت دوست وغیرہ پانچ گھنٹے تک تقاریر سماعت فرماتے رہے۔ چنانچہ مکرم رمضان علی صاحب آف ہوگلہ کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب نے خوش الحانی سے بنگلہ زبان میں نظم پڑھی۔

اس کے بعد پہلی تقریر مکرم و محترم مولوی عبدالمطلب صاحب درویش کی تھی آپ نے آنحضرت صلعم کی مقدس سیرت میں سے "غیروں کے ساتھ آپؐ کا حُسنِ سلوک" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلعم نے ہی آج کی جمہوریت کی بنیاد رکھی تھی نیز انبیاء جو مختلف اقوام و ممالک میں آئے اُن کی عزت قائم فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی شہید اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کیبرہ نے "ختمِ نبوت کی حقیقت" کے عنوان سے کی۔ آپ نے اجرائے نبوت کے ثبوت قرآن مجید احادیث اور اقوال بزرگان اور عقلی دلائل سے پیش کئے۔

تیسری تقریر مکرم نامدار علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کیبرہ نے "وفاتِ مسیحؑ" کے عنوان سے کی۔ آپ نے "وفاتِ مسیحؑ کے فوائد اور حیات کے نقصانات" کو پیش کرکے۔ قرآن کریم حدیث اور اقوالِ بزرگانِ اُمت سے وفاتِ مسیح کے دلائل احسن رنگ میں پیش کئے۔

چوتھی تقریر مکرم قاضی عبدالرشید صاحب قائد ڈائمنڈ ہاربر نے "اسلام اور ہندو دھرم میں کس قدر اشتراک ہے" کے عنوان سے کی۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح ہندو بھائی دوسری کتب سے گیتا کو مقدس خیال کرتے ہیں۔ ہم بھی ویسے ہی اس کو دوسری کتب سے مقدس خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بعض تاریخی واقعات بتاکر آنحضرت صلعم کو افضل الانبیاء و خاتم النبیینؐ ثابت کیا۔

پانچویں تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ نے کی جس میں اسلام اور دوسرے مذاہب کا موازنہ کیا۔

چھٹی تقریر مکرم پیارہ علی صاحب صدر جماعت ڈائمنڈ ہاربر نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان سے کی۔ آپ نے حضرت مہدیؑ کی بعثت کی اغراض، کارنامے، صداقت وغیرہ مختصر رنگ میں بیان کرکے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کی۔

ساتویں تقریر مکرم سید بدرالدین صاحب نے "جماعتِ انبیاء اور مالی قربانیاں" کے عنوان سے کی۔ آپ نے آیت قد افلح المومنون کی تلاوت کرکے بتایا کہ جتنے بھی انبیاء آئے ان کی جماعتوں نے جہاں توحید اور حقوق الناس کے قیام کے لئے مجاہدہ کیا وہاں مالی قربانی بھی پیش کی۔

آٹھویں تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے کی آپ نے جماعت کی تعلیم و تربیت اور مالی قربانی اور ہر ایک کام کو وقت کے اندر کرنے کا فلسفہ بیان کیا۔ نیز بعض غیر از جماعت دوستوں نے جو تین سوالات کئے تھے اُن کا تسلی بخش جواب دیا۔ جن سے سائل حضرات بہت خوش ہوئے۔ اور جلسہ میں کوشش کرنے والوں اور سرکاری ملازم جو آخر رات تک تعاون کرتے رہے اور پولیس وغیرہ کا شکریہ ادا کیا۔

آخری تقریر خاکسار کی "موعود اقوام عالم اور امن عالم" کے عنوان سے تھی چنانچہ خاکسار نے احسن رنگ میں مختلف مذہبی کتب سے موعود اقوام عالم کی علامات بیان کیں۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ نور الاسلام مبلغ ڈائمنڈ ہاربر۔

اظہار تشکر اور درخواست دعا

خاکسار نے اخبار بدر کی سابقہ ایک اشاعت میں اپنے خسر مکرم عبدالحمید صاحب کے لئے درخواست دعا کی تھی کہ دو سال قبل اُن کے کینسر کے لئے تین دفعہ آپریشن ہوچکے تھے۔ اب چوتھی بار بیماری عود کر آنے کی وجہ سے بمبئی کے ہسپتال میں داخل کئے گئے تھے۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق یہ آپریشن بہت جان لیوا ہوگا۔ اس سے بہت پریشانی اور تشویش لاحق تھی۔

لیکن اب بمبئی سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کا آپریشن مورخہ ۲۲/۳ بروز منگوار بہت کامیابی سے ہوچکا ہے اور اب رو بصحت ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

میں اپنے بزرگوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور یہ مرض پھر عود کر نہ آئے۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

مدورائی میں مذہبی و فلسفی کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

مکرم حافظ صاحب نے انگریزی میں اور خاکسار نے تامل میں اپنے مضامین پڑھ کر سُنائے چونکہ یہ مضامین سُلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی اور پیغام صلح کی بُنیاد پر تیار کئے گئے تھے اس لئے بفضلہٖ تعالیٰ یہ دونوں مضامین بہت پسند کئے گئے۔ اور سیمینار میں پڑھے گئے دیگر مضامین کی نسبت ان کو بہت مقبولیت اور اہمیت حاصل ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم نوجوان صاحب نے اپنا مضمون مورخہ ۳۱ مارچ کو صبح کے اجلاس میں جو ڈاکٹر بی۔ آر۔ ملک (مدراس) نائب صدر تھیوسیفیکل سوسائٹی کی صدارت میں ہوا پڑھ کر سُنایا۔

مکرم نوجوان صاحب کی تقریر کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے صاحب صدر نے کہا کہ ہم اسلام اور اس کے بانی کے بارے میں مختلف قسم کی غلط فہمیوں کے شکار تھے اور یہ تقریر ان غلط فہمیوں کے دور کرنے کا موجب بنی۔ ہر ایک مقرر نے یہاں آکر صرف اپنے اپنے مذہب کی تعریف کی تھی لیکن اس مقرر نے بڑے فخریہ انداز میں کہا تھا کہ میں صحیح معنوں میں صرف اسی وقت مسلم کہلانے کا مستحق ہوں گا جبکہ میں تمام پیشوایانِ مذاہب پر بھی ایمان لاؤں۔

مورخہ ۲ اپریل کو صبح کی نشست میں محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب نے اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مضمون بھی بہت پسند کیا گیا۔ . . . .

. . . . اس وقت اجلاس کے صدر ڈاکٹر واریئر صدر شعبۂ فلسفہ یونیورسٹی آف کالی کٹ تھے انہوں نے اپنے صدارتی ریمارکس میں بتایا کہ یہ مضمون اپنی عمیق اور افادیت کے پیشِ نظر ایک خاص مقام رکھتا ہے اور میں اس بات کو پھر ایک دفعہ بتانا چاہتا ہوں کہ فاضل مقرر کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور یہ جماعت تمام مسلمانوں میں ایک ترقی یافتہ جماعت ہے اور احمدی حضرات تمام مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ رواداری سے پیش آتے ہیں۔

مورخہ ۵ اپریل کو شام کے جلسہ عام میں خاکسار کی تقریر تامل زبان میں ہوئی اس جلسہ کی صدارت TIRUNHANA SAMBANDHAM نے کی جو حکومت تامل ناڈو کے تامل اور سنسکرت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے خاکسار کی تقریر کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات ایک ہیں اور ہم باہمی غلط فہمیوں کی وجہ سے آپس میں لڑتے ہیں مثلاً جب حضرت محمد صاحب کا تصور آتا ہے تو ہمارے ذہنوں میں ایک ایسے شخص کا تصور آتا ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہو لیکن اس تقریر نے ہمارے اس غلط تصور کو دور کر دیا۔ اور ہم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ حضرت محمد صاحب نے کن وجوہات کی بناء پر جنگ کی تھی

ہم تینوں کی تقریروں کے بعد اکثر نمائندوں نے ہمیں مبارکباد دی اور کہا کہ ہمیں اسلام کے متعلق ایک نیا تصور معلوم ہوا اور ہماری بہت ساری غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ ہم تینوں کی تقریروں کے بارے میں یہاں کے انگریزی اخبار Indian Express اور تامل اخبار Dinamani نے نمایاں رنگ میں رپورٹیں شائع کی ہیں اور ہر روز آل انڈیا ریڈیو بھی ہماری تقریروں کا ذکر کرتا رہا ہے جیسے کانفرنس کے انچارج آف پریس نے بتایا کہ Hindu کے Press اور Swadesamitran کے علاوہ ہندوستان اور باہر کے اٹھارہ اخباروں نے جماعت احمدیہ کی اس کانفرنس میں شرکت اور تقریروں کی رپورٹ شائع کی ہے انڈین ایکسپریس انگریزی اخبار نے مورخہ ۳۱ مارچ کی اشاعت میں مکرم نوجوان صاحب کی تقریر کی رپورٹ دیتے ہوئے لکھا کہ ہر مسلمان کے لئے تمام پیغمبر رشی منی اوتار اور ان کی تعلیمات پر ایمان لانا بہت ضروری ہے اور میں صحیح معنوں میں اس وقت مسلمان کہلا سکوں گا جبکہ تمام پیغمبروں اور ان کی تعلیمات پر ایمان لاؤں۔ تمام اہلِ مذاہب کو اسلام ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہتا ہے۔

اسی انگریزی اخبار نے محترم حافظ صالح محمد صاحب کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق اس دنیوی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے اور اس کے لئے ہمیں یہیں سے تیاری کرنی ہے اور اسی غرض کے لئے خدا کی طرف سے پیغمبر آتے ہیں۔ شری کرشن کو بھی اسلام خدا کا ایک اوتار تسلیم کرتا ہے۔ جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کو خدا اپنے کلام سے نوازتا ہے۔

انڈین ایکسپریس نے مورخہ ۶ کی اشاعت میں خاکسار کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ خدا ایک ہے اور وہ اپنی جلوہ نمائی کے ذریعہ ہر ایک کو اپنی تعلیمات سے نوازتا ہے۔ اسلام کبھی بھی جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ اور جبراً مذہب پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی نے جبری طور پر جنگ کی ہے تو اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہندوستان نے مذہب اسلام کو ایک بہت بڑی جگہ دی ہے۔ اسلام امن و امان کا مذہب ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہو جائیں اور انہوں نے اس کیلئے لوگوں سے اپیل کی

تقسیم لٹریچر

اس کانفرنس میں تقسیم کرنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے وافر لٹریچر پہنچ گیا۔ مدراس سے بھی کافی تعداد میں لٹریچر لے جایا گیا تھا۔ علاوہ ازیں مکرم خضر محی الدین صاحب آف میلاپالم اپنے ذاتی خرچ پر تامل زبان میں "اسلام کی خصوصیات" کے عنوان پر ایک پمفلٹ کثیر تعداد میں شائع کر کے لے آئے تھے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ لٹریچر عوام میں کثیر تعداد میں تقسیم کرنے کے علاوہ تمام نمائندوں اور وفود کو احمدیت کا تعارف کرتے ہوئے کتابوں کا ایک Set دیا گیا۔ یہاں کسی ادارے کو بک سٹال لگانے کی اجازت نہیں تھی۔ صرف کانفرنس کمیٹی کی طرف سے شری شنکر آچاریہ کی کتابوں کو فروخت کرنے کے لئے ایک بک اسٹال لگایا گیا تھا۔ اس میں ہم نے قرآن کریم انگریزی ترجمہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور سیرت حضرت محمد صلعم پیغام صلح وغیرہ کتابیں رکھی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام قرآنی نسخوں کے علاوہ بہت ساری کتابیں فروخت ہوئیں۔

تبادلۂ خیالات

ہماری تقریروں کی مقبولیت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کانفرنس میں شریک ہونے والے نمائندوں میں ایک موضوع بحث بن گئی تھی۔ اور لفظ "احمدیہ" کی بہت شہرت ہو گئی۔ کانفرنس کے تمام ایام میں مختلف ملکی اور غیر ملکی نمائندوں کے ساتھ اسلام اور احمدیت کے موضوع پر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے متعلق بہت دلچسپ اور مفید تبادلہ خیالات ہوتا رہا اور آئندہ مزید ربط جاری رکھنے کے لئے پتہ جات کا تبادلہ کیا گیا۔

شری شنکر آچاریہ سے تفصیلی گفتگو

شری شنکر آچاریہ سوامی کو ہندوؤں کے درمیان ایک بہت بلند مقام حاصل ہے۔ موصوف کو آدی شنکر کا ۶۹ واں خلیفہ بتایا جاتا ہے۔ ان سے ملنے کے لئے جانے والے ہر ہندو کو خواہ وہ جتنا بھی دنیوی حیثیت کا مالک ہو ان کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھنے میں آیا۔ احمدیہ وفد کی خواہش کے مطابق انہوں نے ہمیں ۳ اپریل کی صبح ۱/۲ ۷ بجے دس منٹ کے لئے وقت دیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ان کے پاس مدراس یونیورسٹی کے Head of the Dept of Philosophy پروفیسر مہادیون، کالی کٹ یونیورسٹی کے دو پروفیسر مسٹر واریئر اور مسٹر سبرہنیم اور ایک سنسکرت کالج کے پرنسپل مسٹر کروناکرن تھے۔ سوامی جی نے ہمیں اپنے قریب جگہ دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ خاکسار نے ان کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی، لائف آف محمد اور پیغام صلح دیتے ہوئے ایک تبلیغی چٹھی پیش کی۔ انہوں نے یہ سب قبول کرتے ہوئے احمدی اور غیر احمدی کے مابین فرق کے متعلق دریافت کیا۔ اس ضمن میں عقائد اسلام جنت اور جہنم کی حقیقت مسئلہ تناسخ وغیرہ امور پر گفتگو ہوتی رہی جب وقت ختم ہوا تو ہم نے اجازت چاہی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہماری یہ گفتگو بہت ہی دلچسپ ہے اس لئے آپ لوگ میرے پاس ہی بیٹھے رہیں۔ چنانچہ یہ گفتگو قریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہی دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ مدراس سے نکلنے والے رسالہ امن پیام کی کاپیاں میری نظر سے گزری ہیں سوامی جی نے ہم سے پوچھا آپ لوگوں کا تعلق مسلم لیگ کے ساتھ تو نہیں؟ تو ہم نے کہا کہ ہم تو مذہبی لوگ ہیں۔ ہمیں سیاست سے کوئی تعلق نہیں اس پر انہوں نے بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ دورانِ گفتگو انہوں نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری سے دریافت کیا کہ اس کانفرنس میں مسلمانوں کا کوئی اور بھی فرقہ ہے تو انہوں نے نفی

بھی جواب دیا۔ احمدیہ عقائد سے وہ بہت ہی متاثر ہوئے اور ساتھ بیٹھے ہوئے معززین نے بھی بہت ہی اچھا اثر لیا۔ ان سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے ہم سب کو ہندوں کا ایک ایک لٹریچر دیا۔ اور ہندو مذہب کے بارہ انگریزی میں اپنی ایک تصنیف بھی دی۔ موصوف سے گفتگو تامل، انگریزی۔ اور ہندی زبان میں ہوتی رہی دہ تینوں زبانیں جانتے ہیں۔

مہاگورو جی سے ملاقات

مدورائی کے ہندوں کے ایک قابلِ احترام بزرگ Thiru varul Thavayagi جو مدورائی کے مقیم کے ۲۹۱ ویں مہاگورو بتائے جاتے ہیں جن کے لاکھوں مرید ہیں نے اس کانفرنس میں ہندو مذہب کے متعلق انگریزی میں تقریر کی تھی۔ اپنی تقریر کے بعد اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ اپنی تصنیف کردہ بعض انگریزی اور تامل کتابیں ہماری طرف روانہ کیں۔ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم نے مہاگورو جی کو اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔

اس وقت ان کے درشن کرنے اور اپنی عقیدت پیش کرنے کے لئے کئی لوگ ان کے ارد گرد کھڑے تھے خاکسار نے گورو جی سے کہا کہ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک دفعہ ضرور مطالعہ کریں اس وقت انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس کتاب کا تامل ترجمہ (مترجم حضرت مولانا بی عبداللہ صاحب) موجود ہے۔ اور آپ کو ایک لطیفہ سُناؤں کہ میں نے اپنی تصنیف حیات بعد الموت (انگریزی اور تامل) میں اس کتاب کے بعض حوالہ جات پیش کئے تو بعض مسلم علماء کی طرف سے احتجاج کرتے ہوئے مجھے خطوط ملے کہ مرزا صاحب مسلمان نہیں اس لئے آپ کو ان کی کتاب سے حوالہ جات پیش کرنے کا کوئی حق نہیں۔

اس پر مہاگورو جی کے ایک مرید نے ہم سے پوچھا کہ آپ میں اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ اسی وقت ان کے ایک دوسرے مرید جو راجہ آف رام ناڈ کے صاحبزادہ اور راجکمار ہیں نے یہ جواب دیا کہ دیگر مسلمان حضرت محمد صاحب کو آخری پیغمبر مانتے ہیں لیکن یہ احمدی لوگ محمد صاحب کو آخری شریعت والا نبی مانتے ہیں اور دروازہ نبوت کو بند نہیں مانتے ہیں نیز یہ احمدی لوگ شری کرشن۔ شری رام۔ شری بدھ وغیرہ کو خدا کے پیغمبر مانتے ہیں۔ اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ حکومتِ پاکستان نے ان لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔

اور چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی عام مسلمان مسلم نہیں سمجھتے۔ اس طرح یہ گفتگو بھی بہت دلچسپ اور طویل رہی۔ اور ان کے درشن کرنے کے لئے آئے ہوئے بیسیوں افراد اس گفتگو کو بہت دلچسپی سے سنتے رہے۔

"ہاں! ہم اچھی طرح جانتے ہیں!"

اس کانفرنس میں شریک غیر ملکی نمائندوں میں سے اکثر کو احمدیہ مسلم مشن سے واقفیت ہے۔ چنانچہ نائیجیریا سے آئے ہوئے Professor Wande Abimbola جو وہاں کے Head of the Department of African Languages and Literatures ہیں سے ملاقات کرتے ہوئے خاکسار نے اپنا تعارف کرایا تو انہوں نے بڑی گرم جوشی سے کہا کہ ہاں! ہم احمدیہ مسلم مشن کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور اس مشن کے کاموں سے بھی واقف ہیں۔

چنانچہ انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات کا اعتراف کیا کہ آجکل افریقہ میں دیگر مذاہب کی نسبت اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔

اسی طرح بمقام رشی کیش کے ایک سوامی جی کی تقریر کے بعد ہم ان سے ملنے گئے تو انہوں نے بھی کہا کہ ہمارا جماعتِ احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق اور ربط ہے اور انہوں نے کہا کہ اڈلیبہ میں ہم ہر سال مذہبی کانفرنس بلاتے ہیں۔ تو جماعتِ احمدیہ بھی شریک ہوتی ہے۔

ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں سے آئے ہوئے نمائندوں اور دیگر مذہبی نمائندوں کے ساتھ تعارف کرنے اور پیغامِ احمدیت پہنچانے کے علاوہ مندرجہ ملکی اور غیر ملکی نمائندوں سے بھی دیر تک گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔

1. John Hsueh-Li Cheng. P.H.D Asst Prof. Dept of Philosophy & Religious studies University of Hawai U.S.A.
2. L.T Doboom Representive of Dalai Lama.
3. Richard Benedict Ashram Fellowship
4. Harud Kurata (JAPAN)
5. Miss Nuhad Aboo Ayash (Lebanan)
6. Dr. Harsh Narain Dept of Philosophy Benaras Hindu University.
9. Dr. Miss Rekha Thauji Prof. Philosophy Punjab university
9. Raj Kumar of Ramnad. Kasinath Durai
9. M.M. Ismail, Justice Madras High Court.
10. B.R. Mullik Vice President Theosophical Society Madras.
11. Dr. P.K. Sarat Chandram lecturer in philosophy Kerala university.
12. K.M. Zacharia Head of the Dept of Philosophy Thivandrum.
13. K.A. Warriar Prof Philosophy. Calicut university.
14. Karunakaran Principal Sansk-rit College Pattambi

ایک دلچسپ تقریب

شری شنکر آچاریہ نے اس بات کی خواہش کی کہ وہ تمام نمائندگان سے علیحدہ علیحدہ ملنا اور تعارف حاصل کرنا چاہتے ہیں چنانچہ مورخہ ۲۴ اپریل کو ۲ بجے دوپہر سوامی جی کی موجودگی میں ایک خاص تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں سب سے پہلے غیر ملک سے آئے ہوئے نمائندگان نے اپنا اپنا تعارف کرایا اسی اثناء میں لبنان سے آئی ہوئی ایک مسلم خاتون نے اپنا تعارف کرایا کہ ان کا نام مس نحاد ابو عیاش ہے انہوں نے کہا کہ ان کا تعلق DRUISM فرقہ سے ہے جس کی بنیاد گیارھویں صدی عیسوی میں الحاکم کے ذریعہ ہوئی تھی اور اس کی شاخیں لبنان، شام، فلسطین اور مصر میں ہیں اسی وقت شری شنکر آچاریہ نے ان سے پوچھا کہ آپ مسلمانوں کے ہی ایک ترقی یافتہ فرقہ جماعتِ احمدیہ سے واقف ہیں تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اس وقت سوامی جی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ اس فرقہ DRUISM سے واقف ہیں تو خاکسار نے بھی نفی میں جواب دیا۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ میں اس وقت ان کو قرآن کریم انگریزی اور دیگر کتابوں کا تحفہ دینا چاہتا ہوں تو سوامی جی نے خوشی سے اجازت دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح ایک دوسرے کو پہچاننے کا موقع مل سکتا ہے چنانچہ خاکسار نے سب کی موجودگی میں اس خاتون کو قرآن کریم اور دیگر کتب پیش کیں۔ جسے انہوں نے بڑی خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا (محترم خضر محی الدین صاحب نے اپنا تعارف کرتے وقت سوامی جی کی خدمت میں قرآن مجید اور بعض اسلامی کتب تحفہ میں پیش کیں۔ محترم حافظ صاحب اور خاکسار نے اپنے تعارف کے وقت جماعتِ احمدیہ کی سرگرمیوں کا مختصر خاکہ پیش کیا۔

اس طرح خدا تعالےٰ نے اس تقریب میں بھی جماعتِ احمدیہ کا بہترین رنگ میں تعارف کا موقعہ عطا فرمایا۔

شکرِ الٰہی

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ باوجود ہماری کم مائیگی کے اتنے وسیع پیمانے پر اور بہت اونچی سطح پر تبلیغ اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پہنچانے کی توفیق دی اس کے لئے خدا تعالیٰ نے مختلف اقوامِ ملل کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور اونچے طبقہ اور معیار کے لوگوں کو دنیا کی مختلف اطراف سے جمع کیا گویا یہ کانفرنس تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہترین ذریعہ ثابت ہوئی ہے۔

شکریہ احباب

حمد باری تعالیٰ کے بعد خاکسار خاص طور پر مکرم نوجوان صاحب مکرم حافظ صاحب اور مکرم خضر محی الدین صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جنہوں نے ذاتی دلچسپی سے کر نہایت خلوص سے اس کانفرنس میں کی گئی تبلیغی سرگرمیوں کو کامیاب بنانے میں تعاون فرمایا۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد علی صاحب اور مکرم پی ایس اسمٰعیل صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں دائمی کامیابی عطا فرمائے۔ اور لوگوں کے دلوں کو قبولِ احمدیت کے لئے کھول دے آمین۔

۱۔ بازپور میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ سملیہ ضلع رانچی (بہار) سے تقریباً پانچ میل دور بازپور بستی میں ہمارے ایک احمدی دوست جناب شیخ عبدالغفور صاحب رہتے ہیں۔ تقریباً ایک ماہ قبل اُن کی اہلیہ صاحبہ جو کہ غیر احمدی تھیں وفات پاگئیں۔ غیر احمدیوں نے یہ کہہ کر کہ یہ احمدی کی بیوی تھی اُنکی نماز جنازہ نہ پڑھی نہ ہی اُن کو قبرستان میں دفن ہونے دیا اور دو دن تک نعش ویسے ہی رہی۔ جناب شیخ عبدالغفور صاحب نے جماعت احمدیہ سملیہ کی مدد چاہی۔ جماعت نے اُنکی اہلیہ محترمہ کی تجہیز و تکفین کے لئے مالی مدد بھی کی اور خاکسار جماعت احمدیہ سملیہ سے چند خدام کو لے کر بازپور پہنچا اور جناب شیخ عبدالغفور صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی نعش کو دفن کرایا۔ اس موقعہ پر اس علاقہ کے مکھیا صاحب اور دوسرے ہندو بھائی صاحبان نے بھی ہماری مدد فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اُنہیں نیک اجر عطا فرمادے۔ آمین۔

اس کے بعد وہاں ایک تبلیغی جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اور اُس علاقہ کے مکھیا صاحب اور دوسرے معزز پنڈت اور زمیندار صاحبان سے ملاقات کر کے اُن کو جلسہ میں شرکت کرنے کی دعوت دی۔ اُنہوں نے بخوشی جلسہ میں شرکت کرنے کا وعدہ کیا۔ مورخہ ۲۷/۳ جلسہ منعقد کیا گیا۔ جناب شری رما کانت تیواری مکھیا صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید مکرم قمر الہدیٰ صاحب کے ساتھ شروع ہوئی۔ اور خاکسار نے نظم پڑھی اس کے بعد یکے بعد دیگرے مکرم نثار احمد صاحب اور عبدالحمید احمد صاحب، قمر الہدیٰ صاحب نے نظم خوانی کی۔ بعدہٗ پہلی تقریر خاکسار کی ہوئی۔ خاکسار نے قرآن مجید کی آیات اور بھگوت گیتا کے شلوکوں سے انسان کی پیدائش کی غرض بیان کی۔ نیز یہ بھی بتایا کہ جب جب دنیا میں انسان اپنے خالق و مالک کے ساتھ قطع تعلق کی وجہ سے اشانتی میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنی سنت کے مطابق نبی اور اوتار بھیج کر پھر سے دنیا کو شانتی کی طرف بلاتا ہے۔ اور اس وقت اللہ تعالےٰ نے عین وقت پر ایک مامور اور مرسل کو دنیا میں مبعوث فرمایا ہے۔ جس نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا ہے کہ مَیں ہندوؤں کے لئے بطور کرشن کے ہوں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے امام مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آخر میں اس بھارت ورش کی مقدس بستی قادیان میں اس احمد رشی کے ظاہر ہونے کی خبر سناتے ہوئے بتایا کہ جب تک دنیا اس مہا پُرش کی تعلیم کو نہیں اپنائے گی اُس وقت تک حقیقی شانتی نہیں پاسکتی۔ اس کے بعد جناب پنڈت شری ستیانانند مسرا جی نے تقریر کی۔ اُنہوں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اپنے نیک خیالات ظاہر کرنے کے بعد بعض اعتراضات بھی کئے خاکسار نے ان کا مدلل جواب دیا۔ جس کا اثر غیر احمدی اور ہندوؤں پر اچھا رہا۔ اس کے بعد صدر مجلس نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اپنے نیک خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس قسم کے جلسے بار بار ہونے چاہئیں۔ تاکہ ہمارے دیش میں ہندو اور مسلمانوں کا آپس میں پیار اور محبت بڑھے۔ اس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی اور سب کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ کے بعد ایک ٹی پارٹی کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس میں جناب صدر مجلس مکھیا صاحب کے علاوہ تمام معزز ہندو بھائی اور غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔

جلسہ میں مائیک اور ٹی پارٹی کے اخراجات جناب محمد حنیف صاحب انصاری جماعت احمدیہ عسری ضلع رانچی نے ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اس علاقہ میں احمدیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ شمس الحق خان معلم جماعت احمدیہ سملیہ۔

۲۔ شیموگہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۸؍اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت مکرم ایس کے اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ نظم کے بعد خاکسار نے "اسمہٗ احمد" والی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم حکیم محمد دین صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے آخری زمانہ کی علامات اور نشانات پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ خاکسار۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ۔

کلکتہ کے بشپس کالج میں احمدی مبلغ کی تقریر

بشپس کالج کلکتہ کے پروفیسر مسٹر دانی۔ ڈی تواڑی نے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ کو "اسلام کے پانچ ارکان" کے عنوان پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ آپ نے مورخہ ۳۱؍جنوری و ۷؍فروری دو روز تقریر کی۔ مکرم علی احمد صاحب و مکرم عبدالحمید صاحب جگو اور خاکسار کو بھی آپ کے ہمراہ جانے کا موقعہ ملا۔ دونوں روز کالج کے طلباء کے علاوہ کالج کے پرنسپل و جملہ پروفیسر صاحبان نے بھی نہایت ذوق شوق سے تقریر کو سُنا۔ چونکہ بعض سامعین اچھی طرح اُردو سمجھنے سے قاصر تھے اس لئے مکرم عبدالحمید صاحب جگو نے بعد میں تقریر کا انگریزی زبان میں نہایت عمدگی کے ساتھ خلاصہ بیان کیا۔

مکرم مولوی صاحب موصوف نے ارکان اسلام کے ہر پہلو کو نہایت تفصیل سے بیان کیا اور تمام مسائل کے ساتھ عبادات کے متعلق اسلامی تعلیمات کے فلسفہ اور حکمت کو نہایت خوبصورت پیرائے میں بیان کیا۔ اور دوران تقریر سامعین کے اعتراضات کا بھی تسلی بخش جواب دیا۔

خدا کے فضل سے تمام طلباء و اساتذہ تقریر سے بہت متاثر ہوئے اور تقریر کے اختتام پر بہت شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ ہم آئندہ بھی اسی رنگ میں تقاریر کا موقعہ دیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار۔ مشرق علی سیکرٹری تبلیغ کلکتہ۔

اخبار قادیان

★۔ قادیان ۱۸؍شہادت (اپریل) اُستاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان کو مسلسل تفکرات کے باعث ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف چلی آرہی تھی۔ گذشتہ چند ماہ سے ٹانگوں میں شدید درد شروع ہوگئی جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں بھی تکلیف ہوگئی۔ ۹؍اپریل سے مدرسہ احمدیہ میں موسم بہار کی ایک ہفتہ کی تعطیلات ہوئیں تو آپ اپنے بیٹے مکرم عبدالرشید صاحب بدر سے ملنے اور اپنا ڈاکٹری معائنہ کرانے کی غرض سے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں نقص معلوم ہوتا ہے چنانچہ آپ کو ۱۵/۴ سے علاج کے لئے وہیں پر ہسپتال میں داخل کر لیا گیا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

★۔ قادیان ۱۸؍شہادت (اپریل) محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ گذشتہ ایام روز سے بخار اور دیگر عوارض کے باعث فریش رہے اب بفضلہ تعالےٰ بخار تو ٹوٹ چکا ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

★۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ و محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعمیرات جو گذشتہ دنوں مسجد احمدیہ سری نگر کی تعمیر جدید کے ابتدائی انتظامات کے سلسلہ میں سری نگر تشریف لے گئے تھے۔ مورخہ ۱۱/۴ کو قادیان واپس تشریف لائے۔

★۔ مورخہ ۵/۴ بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت مجلس انصار اللہ کا تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم مخدوم حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے پابندی نماز کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اپنے مخصوص انداز میں درویشان کرام کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے نظم پڑھی اور بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

★۔ مکرم قاضی اکبر محمود صاحب ولد خان قاضی محمد اکبر صاحب مرحوم صحابی مورخہ ۲۷/۳ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ موصوف امرتسر کی مشہور قاضی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے دادا ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب بھی صحابی تھے اور عرصہ وفات تک امرتسر کی جماعت کے امیر رہے۔ موصوف بجے پور میں اپنے بعض عزیزوں سے ملنے کے بعد قادیان آئے اور ۱۲/۴ کو واپس تشریف لے گئے۔

درخواست دُعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی آسامہ احمد مورخہ ۲۵/۴ سے B.com کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے اُس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد عبید ربوہ قادیان۔

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت ۱۹۷۶ء

معیار۔ اوّل۔ دوم۔ سوم

زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

۱۹۷۶ء میں ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کا عمر کے مطابق اور نصاب کے مطابق دینی امتحان لیا گیا تھا۔ جس کی پہلی فہرست بدر میں شائع ہو چکی ہے دوسری قسط پیشِ خدمت ہے۔

نوٹ:۔ ۱۹۷۷ء کا نصاب ہر ناصرات کو بھجوا دیا گیا ہے۔ نگران ناصرات عمر کے لحاظ سے بچیوں کے گروپس بنا کر نصاب کے مطابق تیاری کروائیں۔ اگر کسی لجنہ کو نصاب نہ ملا ہو تو فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو جلد نصاب بھجوا دیا جائے۔ امتحان انشاء اللہ ۱۴؍اگست کو ہوگا۔

خاکسار۔ سہیلہ محبوب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ بھارت۔

معیار سوم

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الباسط		۳۶/۵۰
۲	" بشریٰ خورشید		۳۱
۳	" طاہرہ بشریٰ		۴۲
۴	" فہیمہ مبارکہ		۴۵
۵	" امۃ الوحید		۴۳
۶	" طاہرہ صدیقہ		۴۳
۷	" امۃ السلام ابنیٰ		۳۲
۸	" امۃ العزیز بشریٰ		۴۲
۹	" امۃ السلام ننگلی		۳۰
۱۰	" نگہت یاسمین		۳۸
۱۱	" آنسہ امۃ الرقیب		۳۱
۱۲	" امۃ الشکور		۲۷
۱۳	" عطیہ بیگم		۲۷
۱۴	" فریدہ بیگم		۴۶
۱۵	" آصفہ بیگم		۳۹
۱۶	" امۃ الحکیم		۴۵
۱۷	" نصرت جہاں تبسم		۳۴
۱۸	" بشریٰ بیگم		۲۵
۱۹	" امۃ الحبیب		۴۳
۲۰	" مظفر محسنہ	سوم	۴۸
۲۱	" شاہدہ بیگم		۳۷
۲۲	" راشدہ پروین	دوم	۴۹
۲۳	" نور النساء		۴۱
۲۴	" روحیاء خانم		۳۱
۲۵	" مہر النساء		۱۸
۲۶	" امۃ المتین رضوانہ		۴۱
۲۷	" مظفر نسیمہ		۴۱
۲۸	" طلعت راشدہ	اوّل	۵۰
۲۹	" سعیدہ پروین	دوم	۴۹
۳۰	" عزیزہ مبارکہ	سوم	۴۸
۳۱	" بشریٰ بیگم ننگلی		۴۱
۳۲	" بشریٰ بیگم بدر		۲۳
۳۳	" امۃ الہادی		۳۵
۳۴	" منصورہ بیگم		۳۸
۳۵	عزیزہ روبینہ شاہین		۳۶
۳۶	" فرحت شمیم		۳۳
۳۷	" امۃ الحیٔ		۴۶

یادگیر

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ مریم صدیقہ	اوّل	۴۶
۲	" کوثر جہاں	دوم	۴۰
۳	" بارہ بیگم		۲۸
۴	" سراج بیگم		۳۱
۵	" رشیدہ بیگم	دوم	۴۰
۶	" قمر جہاں		۲۳
۷	" رضیہ بیگم		۲۹
۸	" رشیدہ بیگم		۲۸
۹	" عائشہ بیگم		۳۲
۱۰	" محمودہ بیگم		۳۱
۱۱	" عائشہ فیض احمد	دوم	۴۰

سکندرآباد

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ عطیہ بیگم	اوّل	۳۱
۲	" عظمت فرزانہ	دوم	۲۲
۳	" امۃ التنویر	سوم	۲۰

رائچور

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ رفعت سلطانہ	اوّل	۲۸
۲	" افشاں سلطانہ	دوم	۲۰

بنگلور

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ مریم صدیقہ	اوّل	۳۳
۲	" منورہ سلطانہ	دوم	۳۲
۳	" نسرین	سوم	۲۹
۴	" ماہ جبیں		۲۷

حیدرآباد

نمبر شمار	نام		نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ طیبہ صدیقہ	اوّل	۴۴
۲	" امۃ البصیر	سوم	۳۸
۳	" امۃ النصیر	دوم	۴۱
۴	" امۃ المتین		۳۳
۵	عزیزہ فوزیہ بیگم		۱۷
۶	" مسعودہ بیگم		۳۴
۷	" عائشہ فرزانہ		۳۲
۸	" صبیحہ		۱۷
۹	عزیزہ عارفہ بیگم		۱۷
۱۰	" رضیہ نسرین		۲۴
۱۱	" تسنیم فاطمہ		۲۱
×	×		×

بڈھانوں میں خانہ خدا کی تعمیر

جماعت احمدیہ بڈھانوں ضلع راجوری (جموں وکشمیر) میں پرانے بزرگوں نے ایک احمدیہ مسجد تعمیر کرائی تھی۔ جو احمدی آبادی کے بڑھنے کے باعث تنگ محسوس ہو رہی تھی۔

گذشتہ سال جب خاکسار کا تقرر اسی علاقہ میں ہوا تو خاکسار نے احباب جماعت کو نئی اور پختہ مسجد تعمیر کرنے کی تحریک کی احباب جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اخلاص ہے سب نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور تیاریاں شروع کر دیں۔

مورخہ ۲۸؍۳؍۷۷ کو اس مسجد کا سنگ بنیاد جملہ احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ خاکسار نے رکھا۔ اور احباب جماعت کو بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا میں ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لئے گھر بناتا ہے۔ لیکن مسجد بنا کر اسی میں عبادت نہ کرنا اور اُس کو ویران چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کی دینی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ ان کی مساجد ظاہری شان وشوکت کے لحاظ سے عالیشان ہوں گی لیکن اُن میں عبادت نہ کئے جانے کی وجہ سے گویا وہ ویران ہوں گی۔ پس ہمیں مساجد کو عبادت سے آباد رکھنا چاہیئے۔

آج کل اس مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے میں بزرگان کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس جماعت کو یہ نیک کام انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس میں حصّہ لینے والے جملہ احباب کو نیک صلہ سے نوازے آمین۔

بطور تحدیث نعمت اس بات کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بڈھانوں نے جماعتی چندوں کے گذشتہ سال کے بجٹ سے بڑھ کر دوگنی رقم جماعتی چندوں میں ادا کی ہے۔ اور تعمیر مسجد کے جملہ اخراجات جماعتی چندوں کے علاوہ ادا کئے۔ اور خود وقارِ عمل کے تحت ہاتھ سے کام کیا۔ خدا تعالیٰ تمام بچے بچیوں اور بزرگوں کو اس نیک کام کے سرانجام دینے پر انعامات سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ ربوہ میں سخت بیمار ہیں میں کوشش کر رہا ہوں کہ پاسپورٹ پر اُن کو قادیان بلاؤں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ اور یہاں آجانے کے سامان ہو جانے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار۔ مستری منظور احمد درویش۔

۲۔ میرے ہم زلف محترم شاہ شکیل احمد صاحب ریڈر اُردو ڈیپارٹمنٹ گیا یونیورسٹی (ریٹائرڈ) کے فرزند عزیز شاہ محمود احمد صاحب نے یونائیٹڈ کمرشل بنک کے مُقابلہ کے امتحان میں خدا کے فضل سے کامیابی حاصل کی ہے اور ۲؍مئی کو اپنے عہدہ کا چارج لے رہے ہیں۔ ان کے بہتر مستقبل کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ فیض احمد گجراتی درویش قادیان۔

۳۔ خاکسارہ نے امسال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور مختلف اعمرے کئے۔ اس خوشی میں درویش فنڈ میں ۴؍ روپے اور شادی فنڈ میں ہزار روپے ادا کئے ہیں نیز ہومیو پیتھک دواخانہ کھولنا چاہتی ہوں۔ رجسٹریشن نمبر ملنے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسارہ۔ ثروت جبیں احمدی کانپور۔

۴۔ جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ کے ایک غریب احمدی بھائی مکرم شیخ مزمل احمد صاحب کی اہلیہ کرمہ عقیلہ خاتون صاحبہ بہت دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ فی الحال پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ موصوف اپنے غیر احمدی برادری میں قیام کرتے ہیں اور نیک دل احمدی ہیں۔ احباب کرام سے گذارش ہے کہ دُعا فرمائیں تا مولا کریم اُن کی اہلیہ صاحبہ کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ سید شاہد احمد محبوب بنیتور۔

احمدیہ مسلم کانفرنس اٹارسی مدھیہ پردیش

مورخہ ۸ مئی ۱۹۷۷ء کو پیشوایانِ مذاہب کانفرنس بمقام اٹارسی (مدھیہ پردیش) میں منعقد ہو رہی ہے۔ پروگرام ایک روز کا ہوگا۔ جس میں پیشوایانِ مذاہب کی سیرت پر مختلف مذاہب کے علماء کو تقریروں کی دعوت دی گئی ہے۔

مدھیہ پردیش اور ملحقہ صوبہ جات کے دوستوں سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ مہمانان کے قیام وطعام کا انتظام جماعت احمدیہ اٹارسی کی طرف سے ہوگا۔

کانفرنس میں شمولیت کی اطلاع مکرم محمد فہیم صاحب سیکرٹری تبلیغ ریلوے کوارٹر 64B 18 - بلاک - اٹارسی ضلع ہوشنگ آباد۔ مدھیہ پردیش کو دی جائے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا لڑکا عزیز رشیق الرحمٰن ماہ اپریل میں آئی ایس سی کا سالانہ امتحان دے رہا ہے اس کے امتحان میں کامیابی اور آئندہ روشن مستقبل کے لئے تمام احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ نیز خاکسار کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار:- عبدالواحد پوسٹ ماسٹر۔ جماعت احمدیہ سندربن۔

(۲) میرے والد محمد شمس الدین صاحب حال صدر جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) کے ہاتھ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے زخم پیدا ہو کر بہت بڑھ گیا ہے۔ چونکہ والد صاحب کو ذیابیطس کی بیماری ہے۔ اس لئے زخم سوکھنے میں نہیں آتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے۔ جملہ احباب جماعت ودرویشان کرام سے عاجزانہ التماس ہے کہ میرے والد صاحب کی شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:- شیخ صلاح الدین۔ بھدرک۔

تصحیح

مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی ریڈر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کی تقریر جلسہ سالانہ ۷۶ء کی قسط اول (بدر) مجریہ ۲۴ مارچ ۷۷ء صفحہ ۵ کالم نمبر ۲ میں سہو کتابت سے مندرجہ ذیل عبارت لکھی گئی ہے:- "اس وقت خاکسار کی تقریر کا پہلو اُن نشانات ہستی باری تعالیٰ کو پیش کرنا ہے جو کائنات عالم کی وسعت اور کمال"

اصل عبارت یہ ہے:- "اس وقت خاکسار کی تقریر کا پہلو اُن نشانات ہستی باری تعالیٰ کو پیش کرنا ہے جو کائنات عالم اور اس کے اجزاء میں پائے جاتے ہیں جس طرح ہم دھوئیں کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہاں آگ ہونی چاہیئے۔ اسی طرح کائنات عالم کی وسعت اور کمال"

اسی طرح اس مضمون کی آخری قسط (بدر) مجریہ ۷ اپریل ۷۷ء صفحہ ۵ کالم ۲ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی گئی ہے:-

"دو ہزار سال پہلے جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے جبکہ ہمارے ملک کے مقدس بزرگوں پر وید نازل ہو رہی تھی"۔

اصل عبارت یہ ہے:-

"دو ہزار سال پہلے جائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ آتا ہے اور پیچھے جائیں تو وہ زمانہ آتا ہے جبکہ ہمارے ملک کے مقدس بزرگوں پر وید نازل ہو رہی تھی"۔

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواست دعا

میری بہن اہلیہ محترم محمد حشمت اللہ صاحب صدر جماعت چندا پور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح میرے شوہر محترم محمد فرحت اللہ صاحب کو بھی گیاس اور حلق میں تکلیف ہے۔ ہر دو کا علاج جاری ہے بزرگانِ سلسلہ ودرویشانِ کرام سے صحت کاملہ عاجلہ کی درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: شاکرہ فرحت۔ چندا پور۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف

۱۔ تاریخ القرآن
۲۔ احکام القرآن
۳۔ حکمۃ الرحمٰن فی آیات القرآن
۴۔ تفہیم القرآن۔
۵۔ امثال القرآن۔
۶۔ نادر ونایاب تحریریں۔
۷۔ مکتوبات احمدیہ حصہ پنجم
۸۔ تعلیم العقائد والاعمال بر خطبات
۹۔ حیاتِ احمد علیہ السلام ۱۸۸۴ء تا ۱۸۸۸ء
۱۰۔ 〃 ۱۸۸۹ء تا ۱۸۹۲ء
۱۱۔ 〃 ۱۸۹۳ء تا ۱۸۹۷ء
۱۲۔ 〃 ۱۸۹۸ء تا ۱۹۰۰ء
۱۳۔ 〃 ۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۲ء

نوٹ:- کارڈ آنے پر فہرست کتب مع قیمت مفت ارسال کی جائیگی خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمایئے:-

YUSUF AHMAD ALLADIN,
ALLADIN BUILDINGS, SAROJNI DEVI ROAD.
SECUNDERABAD. (A.P.)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 — P.P.

پائیدار بہترین ڈیزائن پر:- ویرائٹی
لیدر سول ور برشیٹ کے سینڈل
چپل پروڈکٹس۔ کانپور
زنانہ ومردانہ چپلوں کا واحد مرکز (مکھنیا بازار - ۲۹/۴۲)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE :- 7636.

آٹو ونگس

(قسط ۲)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) ۔ جماعت احمدیہ وڈمان (آندھرا پردیش)

(۱) صدر جماعت: مکرم باشو میاں صاحب (۲) سیکرٹری مال:۔ مکرم رشید احمد صاحب۔
(۳) امام الصلوٰۃ و سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ مکرم حکیم محی الدین صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ کالی کٹ (کیرالہ)

صدر جماعت:۔ مکرم ایم پی کوسٹی صاحب۔ سیکرٹری مال:۔ مکرم ٹی علی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ:۔ مکرم وی پی محمود صاحب۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ مکرم اے پی کنجا مو صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ و جنرل سیکرٹری:۔ مکرم عبد الرزاق صاحب۔
سیکرٹری ضیافت:۔ مکرم سی پی عبد اللہ کویا صاحب۔ آڈیٹر:۔ مکرم سی ابوبکر صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید:۔ مکرم پی نور الدین صاحب۔
امین:۔ مکرم پی ایم محمد کویا صاحب۔ محاسب:۔ مکرم سی پی عبد اللہ کویا صاحب۔
سیکرٹری جائیداد:۔ مکرم ٹی علی صاحب۔ امام الصلوٰۃ:۔ مکرم عبد الرزاق صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ موگرال (کیرالہ)

صدر جماعت:۔ مکرم ایم عبد الرشید صاحب۔ نائب صدر:۔ مکرم ٹی عبد القادر صاحب۔
سیکرٹری مال:۔ مکرم مولوی صدیق اشرف علی صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ و تربیت:۔ مکرم ایم پی ابراہیم صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ:۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب۔ سیکرٹری تحریک جدید:۔ مکرم محمد یوسف صاحب۔
سیکرٹری وقف جدید:۔ مکرم بدر الدین صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ الائی (کیرالہ)

صدر جماعت:۔ مکرم پی او عبد و کٹی صاحب۔ سیکرٹری مال:۔ مکرم اے محمد صالح صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ:۔ مکرم ایم ابراہیم صاحب۔ سیکرٹری ضیافت:۔ مکرم کے سلیم صاحب۔

(۵) جماعت احمدیہ شاہجہانپور (یو۔پی)

صدر جماعت:۔ مکرم محمد عقیل صاحب۔ جنرل سیکرٹری:۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب۔
سیکرٹری مال:۔ مکرم محمد صادق صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ:۔ مکرم عبد الواحد صاحب۔

(۶) جماعت احمدیہ کیرولائی (کیرالہ)

صدر جماعت:۔ مکرم ٹی کے بیران کٹی صاحب۔ سیکرٹری مال:۔ مکرم ٹی کے کنجالن کٹی صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت:۔ مکرم ایم محمد کنجو صاحب۔ سیکرٹری تعلیم:۔ مکرم کے اے مسلیار صاحب۔
سیکرٹری ضیافت:۔ مکرم ٹی کے محمد صاحب۔

(۷) جماعت احمدیہ کوڈالی (کیرالہ)

صدر جماعت:۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ایم بی بی ایس۔
سیکرٹری مال:۔ مکرم وی پی محمد صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ:۔ مکرم وی محمود صاحب۔
سیکرٹری تعلیم:۔ مکرم سی برکت اللہ صاحب۔ سیکرٹری امور عامہ:۔ مکرم ٹی مؤیدو صاحب۔
سیکرٹری ضیافت:۔ مکرم سی مبارک احمد صاحب۔ امام الصلوٰۃ:۔ مکرم وی پی محمد صاحب۔

(۸) ۔ جماعت احمدیہ سرلو۔ نیا گاؤں ضلع کٹک اڑیسہ

صدر جماعت و سیکرٹری مال:۔ مکرم سید کریم بخش صاحب۔

پروگرام دورہ مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید

صوبہ یو۔پی و راجستھان۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۷۷ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقف جدید و حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین کرام و معلمین وقف جدید نیز احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۷۷-۵-۱۵	سمور	۸/۶/۷۷	۱	۹/۶/۷۷
بجوپورہ	۱۶	۱	۱۷	کانپور	۱۰	۱	۱۱
سہارنپور	۱۷	۱	۱۸	موداہا۔ کھہ سریا۔	۱۱	۲	۱۳
مظفر نگر	۱۸	۱	۱۹	سکرہ	۱۳	۱	۱۴
انیبیٹہ	۱۹	۱	۲۰	رانٹھ	۱۴	۲	۱۶
میرٹھ۔ انچولی۔ ہاپوڑ	۲۰	۲	۲۲	کوپنچ	۱۶	۱	۱۷
دہلی	۲۲	۲	۲۴	چرگاؤں۔ جھانسی۔	۱۷	۲	۱۹
امروہہ سرداز نگر	۲۴	۳	۲۷	اٹارسی	۱۹	۱	۲۰
بریلی	۲۷	۱	۲۸	سانتھن	۲۱	۱	۲۲
شاہجہانپور۔ کٹیا۔	۲۸	۳	۳۱	صالح نگر	۲۲	۱	۲۳
لکھنؤ	۳۱/۵/۷۷	۱	۱/۶/۷۷	ننگلہ گھنو۔	۲۳	۱	۲۴
فیض آباد	۱/۶/۷۷	۱	۲/۶/۷۷	آگرہ۔	۲۴	۱	۲۵
گونڈہ۔	۲	۱	۳	جے پور	۲۵	۲	۲۶
بنارس	۳	۱	۴	اودے پور	۲۷	۱	۲۸
کانپور	۴	۲	۶	کامٹھ	۲۸	۱	۲۹
فتح پور۔ بہوہ، دھن سنگھ پور	۶	۲	۸	قادیان	۳۰/۶/۷۷	-	-
				٭	٭	٭	٭

درخواست دعا

مکرم محمد عبد القیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد احباب جماعت کی خدمت میں بعد سلام مسنون اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب موصوف کی دینی و دنیوی ترقیات نیز اولاد نرینہ کے عطا ہونے کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کا معین و مددگار ہو۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

ولادت

برادرم مکرم محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ کی بہن کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں پانچ روپے اور صدقہ میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار:۔ منیر احمد خادم قادیان